

## دیپاچہ

اسلوب ادائے خیالات اور اظہارِ جذبات کا ڈھنگ ہے۔ خدا نے جتنی بھی چیزیں خلق کیں ان کا اپنا اپنا اظہاریہ ہے۔ اسی طرح خیالات کو بیان کرنے والے الفاظ بھی اظہاریہ کے ضمن میں آتے ہیں۔ کائنات میں موجود ہر شے کا اک اظہاریہ ہے۔ جس کے داخلی و خارجی عناصر، ماہیت و خصائص اسی اظہاریہ میں متعارف ہوتے ہیں۔ ہر شے اپنی ہستی کی پیش کش کا ایک انداز اور طریقہ رکھتی ہے۔ جس طرح انسان اپنی گفتگو میں اپنی داخلی و خارجی کیفیات و واردات کا اظہار کرتا ہے۔ اسی طرح قلمی اسلوب کا مطلب لکھنے کا وہ انداز ہے۔ جس میں لکھنے والا اپنے داخلی و خارجی عوامل کو ایک موثر پیشکش میں سامنے لاتا ہے۔ یہ انداز پیشکش اک مشق و ریاضت کے بعد اسی کا طرز تحریر یا اسلوب بن جاتا ہے۔ یعنی اسلوب کی تحریر کی وہ خارجی ہبیت اور انداز ہے جو خیال یا موضوع کو اظہار دیتا ہے اور خیال کا ظاہرہ چہرہ اور خود خال واضح کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ خود خال جس قدر جاذب نظر ہوں گے اتنی ہی قاری کی توجہ بھی مبذول کر سکیں گے اور تحریر پر اثر بھی ہو سکے گی۔

میرے ایم۔ فل مقالہ کا عنوان ”حفیظ ہوشیاری اور احمد مشتاق کا اسلوبی مطالعہ“ ہے۔ جس میں ان دو شعراء کے اسلوب کا جائزہ لینے کے بعد مماثلتیں تلاش کرنا کی طالب علمانہ سعی کی ہے۔ میں نے اس مقالے کو چار ابواب میں منقسم کیا ہے۔ جس میں پہلا باب ”اسلوب کے بنیادی مباحث“ ہے۔ اسی باب میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ آخر اسلوب ہوتا کیا ہے؟ اور اس کے دائرہ کار میں کون کون سی چیزوں کا احاطہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شخصیت اور اسلوب کے باہمی تعلق پر بھی بحث موجود ہے۔ اس باب کے آخر میں ایک اچھے اسلوب کی صفات اور خوبیوں کے حوالے سے بتایا گیا ہے۔

باب دوم ”حفیظ ہوشیار پور کا شعری اسلوب“ جس میں حفیظ کی زبان، انتخاب الفاظ اور سہل ممتنع، سادگی، تغزل، مختصر گوئی بڑی اور چھوٹی بھروں کا استعمال کے ساتھ تشبیہ، استعارے اور علامات پر بحث کی گئی ہے اور ساتھ

ساتھ شعری صنعتوں کے شعوری اور غیر شعوری استعمال کا احاطہ بھی کیا گیا۔

باب سوم: ”احمد مشتاق کا شعری اسلوب“ ہے۔ اس میں احمد مشتاق کے منفرد لمحے، اظہار خیالات کا ڈھنگ، علامات، تمثیل نگاری، سہیل ممتنع، منفرد دلیف چھوٹی بڑی بھروس کا استعمال، ترجم اور تغزیل، تشبیہ و استعارات اور شعری صنعتوں کا فکارانہ استعمال کا جائزہ پیش کیا۔

باب چہارم: ”حفیظ ہوشیار پوری اور احمد مشتاق کی غزل میں اسلوبی مثالیں“ ہے۔ اس باب میں ان دونوں کے اسلوب میں یکسانیت کو دیکھا گیا ہے کہ یہاں پر ان کے اسلوب میں مناسبت ہے اور کہاں پر ادائے خیالات کے ڈھنگ مختلف ہیں۔ آخر میں ان چار ابواب کا حاصل محاکمه کی صورت میں تحریر کیا۔

الحمد لله بفضلِ ربِّي وَه ساعت آپنے ہے کہ نگاہیں اس خواب کی تعبیر دیکھ رہی ہیں۔ جو میرے والد محترم نے دیکھا تھا۔ میری تمام کامیابیاں، عزت نیک نامی انہی کے سبب ہے اور انہی کی دعاوں کے طفیل میرے برج طالع کا نظام قائم ہے۔

اس مقالے کی تکمیل و ترتیب میں جن دوسرے احباب نے میری مدد کی ان تمام حضرات کا میں تھہ دل سے ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے مقالہ کی نگران ڈاکٹر نیسمہ رحمٰن صاحبہ کا دل کی اتحاد گہرائیوں سے ممنون اور شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے میرے لئے کافی وقت فراہم کیا۔ اتنی زیادہ مصروفیات ہونے کے باوجود آپ نے لفظ لفظ میری تحریر کو پڑھ کر اپنی قیمتی مشوروں سے مجھے نوازا۔ چھوٹی سی چھوٹی میری پریشانیوں میں آپ نے میری راہنمائی کی اور خندہ پریشانی سے میرے ہر مسئلے کو سمجھایا۔ ہمیشہ شفقت و مہربانی کا رویہ آپ کا میرے ساتھ رہا۔ کوئی رسی اظہار تشکر اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔

ہمارے اردو شعبہ کی صدر ڈاکٹر صائمہ ارم صاحبہ کا بھی نہایت شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے ہماری حوصلہ افزائی اور راہنمائی میں بھر پور توجہ دی۔ میں ممنون ہوں اپنے شعبہ کے دیگر اساتذہ کا جن کی بصیرت افروز راہنمائی نے مقالہ کے ابتدائی مرحلے کو آسان کیا۔

گھر والوں میں اپنے والد، والدہ اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے میری غلطیوں کو برداشت کیا اور میری حوصلہ افزائی میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ لاہور میں چھ سال پھوپھو کے پاس گزرے جنہوں نے